سوال

(22) نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی صورت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی صورت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ہم نے نماز کے ارکان، واجبات اور سنن کا تذکرہ کیا ہے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ ان ارکان، واجبات اور سنن پر مشتمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز قدرے تفصیل سے بیان کریں۔ جو ایک مسلمان کے لیے نمونہ وآئینہ ہو اور اس کی نماز اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو:

"ما رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي"

یے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔"[1]

(1)۔[2] :

(2)۔[3] اور دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھ لیتے۔[4]

(3)۔ پھر آپ دعائے استفتاح پڑھتے۔ اور ایک دعائے استفتاح پر دوام نہیں کرتے تھے بلکہ آپ سے اس بارے میں متعدد دعائیں منقول ہیں، ان میں سے کوئی ایک پڑھی جا سکتی ہے۔ ایک دعا یہ ہے:

"سْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"

اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے۔ تیری شان بلند ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔"[5]

(4)۔ الرجیم[6] اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔[7]

(5)۔[8] جب سورہ فاتحہ ختم کرتے تو آمین کہتے تھے۔[9]

(6)۔[10] فجر کی نماز میں دوسری نمازوں کی نسبت لمبی قراءت کرتے۔[11] آپ فجر کی نماز میں[12] اور مغرب[13] اور عشاء[14] کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔ باقی رکعات میں آہستہ (بے آواز) قراءت کرتے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ ہر نماز میں پہلی رکعت دوسری سے

(7)۔[16] اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر گھٹنوں کے اوپر یوں رکھتے جیسا کہ انھیں مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔[17] اپنی کمر ہموار رکھتے اور سر کو کمر کے برابر اس طرح رکھتے کہ وہ نہ اونچا ہوتا اور نہ جھکا ہوا ہوتا[18] اور سبحان ربی العظیم[19] کہتے۔

(8)۔ "پھر سمع اللہ لمن حمدہ"[20] کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے اور رفع الیدین کرتے تھے۔[21]

(9)۔[22] اس حالت میں آپ قدرے زیادہ دیر تک کھڑے رہتے تھے۔[23]

(10)۔[24] اس موقع پر آپ رفع الیدین نہ کرتے تھے۔[25] پیشانی، ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر سجدہ کرتے تھے۔[26] اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی جانب رکھتے۔[27] حالت سجدہ میں اعتدال واطمینان کا خاص خیال رکھتے۔ پیشانی اور ناک اچھی ط

(11)۔[33] بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور ہاتھ رانوں پر رکھ لیتے۔[34] اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

"وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي"

، بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے۔"[35]

(12)۔[36] طرح کرتے جس طرح پہلے سجدے میں کیا تھا۔

(13)۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر مبارک اٹھاتے[37] اور قدموں کے اگلے حصوں کے سہارے کھڑے ہو جاتے[38] اپنے گھٹنوں اور رانوں سے (اٹھتے وقت) سہارا لیتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح کھڑے ہو جاتے تو قراءت شروع کرتے اور پھر دوسری رکعت اسی طرح پڑھتے جس

(14)۔[39] پھر یہ کلمات پڑھتے تھے۔[40]

"وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

الی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے

آپ درمیانے تشہد کے لیے تھوڑی دیر بیٹھتے تھے۔

(15) اس موقع پر رفع الیدین کرتے تھے۔[42] اور تیسری پھر چوتھی رکعت ادا کرتے تھے۔ یہ دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے مختصر ہوتی تھیں کیونکہ آپ ان میں صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔[43] [44]

(16)۔[45]

(17)۔ پھر آخری تشہد پڑھتے۔ اس میں تشہد اول کے علاوہ درود شریف کے یہ کلمات پڑھتے تھے :

اہیم، وعلیٰ آلِ ابراہیم، انک حمید مجید، وبارک علیٰ محمد، وعلیٰ آلِ محمد، کما بارکت علیٰ ابراہیم، وعلیٰ آلِ ابراہیم، فی العالمین انک حمید مجید"

لہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل کی ہے بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔"[46]

(18)۔ پھر آپ آخر میں جہنم، عذاب قبر، زندگی اور موت کے فتنوں اور دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے اور وہ دعائیں کرتے جو کتاب وسنت میں موجود اور محفوظ ہیں۔ درج ذیل دعا آپ کو بہت پسند تھی (بلکہ آپ نے اس کے پڑھنے کا حکم دیا) :

أعوذ بک من عذاب جہنم، ومن عذاب القبر، ومن فتنۃ المحیا والممات، ومن شر فتنۃ المسیح الدجال"

ذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی اور موت کے فتنوں اور مسیح دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے تیری پناہ کا طالب ہوں۔"[47]

(19)۔[48]

کلمات سلام کی ابتدا قبلہ کی طرف منہ کر کے کرتے اور آخری کلمہ ادا کرنے تک چہرہ مکمل طور پر دائیں یا بائیں طرف پھیر لیتے تھے۔

(20)۔ جب آپ سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ استغفر اللہ (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار ہوں) کہتے اور پھر یہ کلمات کہتے :

ت السلام، تبارکت یا ذا الجلال والاکرام"

تی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے جلال وعزت کے مالک تو برکت والا ہے۔"[49]

(21)۔

ب وسنت کی روشنی میں نماز کا یہ مختصر سا بیان ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اپنی نماز میں ان چیزوں کا خوب اہتمام کریں تاکہ آپ کی نماز حتی الامکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرا ۲۱... سورۃ الاحزاب

ارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔"[50]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اچھے اعمال کی توفیق دے اور انھیں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

مکروہات نماز کا بیان

(1)۔ نماز میں چہرے کو پھیر کر ادھر اُدھر دیکھنا مکروہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

اختلاس یختلسہ الشیطان من صلاۃ العبد"

) یہ نقصان ہے اور شیطان بندے کی نماز میں نقصان کرتا ہے۔"[51]

کسی شدید ضرورت کی وجہ سے دائیں بائیں دیکھنا پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں، مثلاً : خوف کی حالت ہو یا کوئی اور معقول وجہ ہو۔[52]

اگر کوئی شخص اپنے تمام جسم سمیت نماز میں گھوم گیا یا حالت خوف کے بغیر کعبہ کی طرف پشت کر لی تو اس کی نماز باطل ہوگی کیونکہ اس نے سمت کعبہ بلا عذر ترک کی ہے۔

ضح ہوا کہ حالت خوف میں نماز کے دوران میں دائیں بائیں دیکھ لیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ جنگ میں اس کی ضرورت پڑ جاتی ہے، حالت خوف کے علاوہ اگر کسی ضرورت کے تحت صرف چہرہ اور سینہ پھیر لے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر بلا ضرورت ہو تو مکروہ ہے بلکہ اس نے سارا بدن جانب کعبہ سے پھیر لیا تو نم

(2)۔ نماز کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا مکروہ ہے آپ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے فرمایا :

ن أبصارہم إلی السماء فی صلاتہم فاشتد قولہ فی ذلک حتی قال لینتہن عن ذلک أو... اللھم علیہ وسلم قال لینتہین أقوام عن رفعہم أبصارہم"

ہوگیا ہے کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں؟ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا : "یہ لوگ (ایسی حرکت سے) باز آجائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کی نگاہیں چھین لے گا۔"[54]

مفحات پر ہم بیان کر چکے ہیں کہ حالت نماز میں نمازی کی نظر مقام سجدہ پر رہنی چاہیے، ادھر اُدھر دیکھنا، نگاہ کو آوارہ رکھنا، سامنے دیواروں پر بنے ہوئے نقش ونگار یا تحریروں کو دیکھنا ایک مسلمان کے لائق نہیں کیونکہ یہ چیز نماز سے غافل کر دیتی ہے اور روح نماز (خشوع وخضوع) کو ختم کر دیتی ہے۔

(3)۔[55]

(4)۔ نماز میں "اقعاء" کی صورت میں بیٹھنا مکروہ ہے، جس کی صورت وشکل یہ ہے کہ "آدمی اپنے پاؤں کے تلوے زمین پر لگا کر رانوں اور پنڈلیوں کو کھڑا کر کے اپنے چوتڑ پر بیٹھ جائے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

تقع إقعاء الکلب"

اس طرح نہ بیٹھ جیسے کتا بیٹھتا ہے۔"[56]

(5)۔

(6)۔ نماز میں سجدے کے دوران اپنے بازوؤں کو پھیلا کر زمین پر بچھانا مکروہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ"

"اعتدال کو قائم رکھو اور کوئی شخص کتے کی طرح اپنے بازو نہ پھیلائے۔"[57]

(7)۔

(8)۔[58]

(9)[59] اور عمل تشبیک، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا مکروہ ہے۔[60]

(10)۔

(11)۔[61]

(12)۔[62] کیونکہ یہ صورتیں نماز کے خشوع وخضوع میں رکاوٹ کا باعث ہیں۔[63]

(13)۔ بھوک کی وجہ سے کھانے کی شدید خواہش ہو اور کھانا بھی حاضر ہو تو ایسی صورت میں نماز شروع کرنا مکروہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ"

"کھانا حاضر ہو تو نماز نہیں ہوتی اور تب بھی نماز نہیں ہوتی جب کوئی پیشاب، پاخانہ کے دباؤ کی وجہ سے پریشان ہو۔"[64]

یہ تمام ہدایات اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کے بارے میں ہیں تاکہ بندہ اپنے رب کی عبادت میں دل ودماغ کے ساتھ حاضر رہے۔

(14)۔

(15)۔

(16)۔

مسلمان سے مطلوب ومقصود یہ ہے کہ وہ کلی طور پر نماز میں مشغول رہے۔ نماز کے منافی کاموں سے اجتناب کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

حَٰفِظُوا۟ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُوا۟ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ ٢٣٨... سورة البقرة

"نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔"[65]

مسلمان سے یہ بھی مطلوب ہے کہ وہ حضور قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز قائم کرے اور اس کی معاون صورتوں کو اپنائے جو چیزیں خشوع وخضوع کے خلاف ہیں انھیں چھوڑ دے تاکہ اس کی نماز کامل اور صحیح ہو اور ذمہ داری ادا ہو جائے۔ ظاہری اور حقیقی طور پر اس کی نماز ہو نہ کہ صرف ظاہری نماز ہو

---

[1] حدیث 361۔

[2] حدیث 390۔391۔

[3] حدیث 888۔

[4] حدیث 759 وصحیح ابن خذیمۃ الصلاۃ باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ قبل افتتاح القراءۃ حدیث 1/243، 479۔

[5] حدیث 775۔776 والمستدرک للحاکم 1/235 حدیث 859۔860۔

[6] حدیث 764 وسنن ابن ماجہ اقامۃ الصلوات باب الاستعاذۃ فی الصلاۃ حدیث 808 والمستدرک للحاکم 1/235 والمصنف لعبد الرزاق 2/86 858۔

[7] حدیث 399 وسنن النسائی الافتتاح باب قراءۃ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) حدیث 905۔906۔

[8] حدیث 498۔

[9] حدیث 880۔

[10] حدیث 983۔

[11] حدیث 771۔

[12] حدیث 773۔

[13] حدیث 763، 764۔

[14] حدیث 766۔767۔

[15] حدیث 758۔759۔

[16] حدیث 736۔737۔

[17] حدیث 828۔

[18] حدیث 498۔

[19] حدیث 871 ومسند احمد 1/371۔

[20] حدیث 795۔

[21] حدیث 736۔

[22] حدیث 796 وجامع الترمذی الصلاۃ باب مایقول الرل اذارفع راسہ من الرکوع؟ حدیث 266 باب منہ آخر حدیث 267 اللفظ لہ

[23] حدیث 800 وصحیح مسلم الصلاۃ باب اعتدال ارکان الصلاۃ وتخفیفھا فی تمام حدیث 472 و 473 ومسند احمد 3/172۔

[24] حدیث 789۔

[25] حدیث 735 وباب رفع الیدین اذا کبر واذارکع واذارفع حدیث 736 وباب الی این یرفع یدیہ؟ حدیث 738۔

[26] حدیث 812۔

[27] حدیث 828۔

[28] حدیث 858۔

[29] حدیث 494۔

[30] حدیث 390 وسنن ابی داود الصلاۃ باب صفۃ السجود حدیث 900۔

[31] حدیث 496۔

[32] حدیث 871۔

[33] حدیث 789۔

[34] حدیث 957۔

[35] حدیث 284 وفی صحیح مسلم الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء حدیث 2679 بلفظ: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی، وَارْحَمْنِی، وَاھْدِنِی، وَعَافِنِی، وَارْزُقْنِی"

[36] حدیث 803۔

[37] حدیث 803۔

[38] حدیث 288 اور صحیح یہ ہے کہ دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اُٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگایا جائے اور ان کے سہارے کھڑا ہوا جائے جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے صحیح البخاری الاذان حدیث باب کیف یعتمد علی الارض اذا قام من الرکعۃ حدیث 824 اسی طرح دوسری اور چوتھی رکعت کے لے

[39] حدیث 957۔

[40] حدیث 990 ومسند احمد 3/4۔

[41] حدیث 831، وصحیح مسلم الصلاۃ باب التشھد فی الصلاۃ حدیث 402۔

[42] ۔صحیح البخاری الاذان باب یھوی بالتکبیر حین یسجد حدیث 803۔

[43] حدیث 739۔

[44] حدیث 776 وصحیح مسلم الصلاۃ باب القراءۃ فی الظھر والعصر حدیث 451۔

[45] حدیث 828۔

[46] حدیث 406۔

[47] حدیث 832 وصحیح مسلم المساجد باب مایستعاذ منہ فی الصلاۃ حدیث 588۔

[48] حدیث 582 وجامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء فی التسلیم فی الصلاۃ حدیث 295۔

[49] حدیث 592۔

[50] 33/21۔

[51] حدیث 751۔

[52] حدیث 680 وسنن ابی داود الجهاد باب فی فضل الحرس فی سبیل الله عزوجل حدیث 2501۔

[53] 1/61 (ع۔د)

[54] حدیث 750۔

[55] 1/294۔

[56] حدیث 895۔

[57] حدیث 532 وصحیح مسلم الصلاة باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض۔ حدیث 493

[58] حدیث 1219۔1220 وصحیح مسلم المساجد باب کراهة الاختصار فی الصلاة حدیث 545۔

[59] حدیث 965 ونصب الرایة 2/87۔

[60] حدیث 562۔

[61] حدیث 374۔

[62] حدیث 557۔560۔

[63] ۔شدید سردی یا گرمی کی صورت میں نماز میں نہ داخل ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور سخت بھوک وپیاس کی صورت میں جب کھانا حاضر ہو تب مکروہ بلکہ فاسد ہے۔

[64] حدیث 560۔

[65] 2/238۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب